Registered · L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۱۹) · مطبوعہ ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ · جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

حجاز میں قزاقی۔ قریب عربوں نے ایک مصری قافلہ پر جو مکہ سے واپس آرہا تھا ینبو کے قریب حملہ کیا۔ بدرقہ میں سے سترہ آدمی قتل ہوئے۔ یکم مئی۔ جاپانی قرضہ جس کا اعلان ۱۰۔ اپریل میں ہوا تھا پانچ گنا زیادہ فراہم ہوگیا ہے۔ وارسا سے تار خبر ہے کہ کوئے پر ایک رسالہ اور ایک پلٹن نے توپیں اور بندوقیں اُن مزدوروں پر چلائیں جو سرخ جھنڈے لئے ہوئے اس مقام پر قابض تھے۔ ان میں سے ۱۳ قتل اور پندرہ زخمی ہوئے اور ہسپتال کو پہنچائے گئے۔ ایک اور مٹ بھیڑ ہوئی بیس آدمی قتل اور مجروح ہوئے۔ کینیا کے کونسل نے گورنمنٹ سے عرض کی ہے کہ پبلک عمارت پر سے یونانی جھنڈے اُتار دیئے جاویں ورنہ انٹرنیشنل فوج خود اُتار دیگی کوبے سے خبر ہے کہ جاپانی لوگ جنگی جہاز بڑی افراط سے بنا رہے ہیں۔ کوبے اور شیان سیبن میں پانچ ڈسٹرائرز بن رہے ہیں و کٹوریہ میں بھی جنگی جہاز بڑی گرمجوشی سے بن رہے ہیں۔ یہاں پر تو کروزر عنقریب تیار ہو جانے والے ہیں۔ جہاز ادیوکی جو جیمولپو کی جنگ کے شروع ہی میں خراب ہو گیا تھا اسکی اب مرمت ہو چکی ہے اور جنگ پر روانہ ہو گیا۔ ۳ مئی وارسا سے رویٹر کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ بلوہ کے درمیان کل ۶۲ آدمی قتل ہوئے اور قریباً ۲۰۰ آدمی مجروح ہو گئے۔ بیقراری بڑھتی جاتی ہے۔ ہیلسنگفورس کے معمولی اعتراضات کو ترتیب دیدیا ہے۔ مزدوری پیشہ لوگ بڑی سرکشی اور ابتر حالت میں ہیں۔ سب ہی کارخانے بند ہیں۔ ۴ مئی علاوہ ایک توپخانہ جہاز اور پانچ ٹورپیڈو جہازوں کے چار روسی جنگی جہاز اور ایک سیکنڈ کلاس کروزر آج تیسرے پہر ملکا سے جنوب کی طرف گذر گئے ہیں۔ بلاشک یہ ایڈمیرل نبوگاٹوف کا بیڑہ ہے ۵ مئی آج رویٹر کا نامہ نگار سنگاپور سے تار دیتا ہے کہ چھ روسی جنگی جہاز اور چار جہاز رکموں کے علی الصبح ایسا کہ ابھی اندھیرا ہی تھا گذرتے ہوئے نظر آئے بعد کی خبر ہے کہ ایڈمیرل روز دستونسکی کا بیڑہ ہانگ چے کے نزدیک پڑا ہوا تھا مگر ۷ تاریخ کو روانہ ہونے کے لئے تیار تھا اور اس نے اپنی روانگی کی اطلاع فرانسیسی حکام کو دیدی تھی۔ شہر لوبک (واقع جرمنی) کی پولیس نے دو تارپیڈو جہاز جو روس کے لئے جرمنی سے برائے کئے تھے روک لیا ہے۔ ۸ مئی رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے کہ جاپانی فانگھوا سے شمال کی طرف بڑھ گئے ہیں اور دشمن کے رسالہ کو منتشر کر دیا اور کوئیالل پر انہوں نے قبضہ کر لیا۔ پہلے گروہ فاکومن سے نجوا کو روانہ ہوئے اور فاکومن سے ۳۰ میل شمال مشرق کیطرف ارسیڈیم اور تاسیوں کے مقامات میں دشمن کو منتشر کر دیا۔ اور چار تاریخ کی شام کو پاپارتم پر قبضہ کر لیا۔ جنرل لینیوچ کہتے ہیں کہ جاپانیوں نے نجوریہ سے جاری فوج کو ۳ تاریخ پر لگا دیا ہے۔ ۸ مئی گذشتہ کو رات کو روس میں نیدسکی کے احاطہ جہاز سازی میں آگ لگ گئی جس سے چودہ عمارتیں جلکر خاک ہو گئیں اور ۹ عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ ۸ مئی ترکستان میں بلوا ہوا۔ ترک سپاہیوں کی ۲۰ پلٹنیں باغی ہو گئی ہیں۔ باغیوں نے شہر صنعا کو آگ لگا دی اور اب بنجر ملزم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ مکہ میں جائینگے اور سلطان کو تخت سے گرا دینگے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ لودیانہ کرسچن بائز بورڈنگ ہائی سکول سے انٹرنس کے امتحان میں ۹ امیدواران گئے تھے جن میں سے صرف دو فیل ہوئے اور باقی پاس۔ ہوشیارپور کے ۳۴ پرائیویٹ طلباء میں سے صرف ۱۲۔ امتحان انٹرنس میں پاس ہوئے۔ پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ابھی کو لاہور میں بند ہوکر ۱۷ تیرہ کو شملہ میں کھلینگے۔ مدراس سے ۱۲۵ آثار قدیمہ کے متعلق سنگتراشی کے اشیاء عجائب خانہ لاہور میں لائے جائینگے۔ کلو میں سلطانپور کا شہر زلزلہ سے بالکل معدوم ہو گیا۔ یہاں قریب ۴۰۰۰ آدمیوں کی آبادی تھی۔ زلزلہ سے کوہستان میں ۱۰ میل طولانی اور کئی صد فیٹ عمیق جھیل بن گئی۔ سرکہ میں پچاس گنا پانی ملا کر گھروں میں چھڑکنے سے نہایت عمدہ اور مفید پلیگ ڈس انفکشن ہو جاتا ہے۔ امراض کے اجرام مر جاتے ہیں اور اُن میں سے سیمنٹ دور ہو جاتی ہے۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ اپریل بمبئی میں پلیگ سے ۹۲۲ اموات وقوع میں آئیں ۹ مئی رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ چار تارپیڈو بوٹ ولاڈیوسٹک سے جاتے ہوئے نظر آئے اور ایک چھوٹے سے جہاز میں آگ لگ گئی۔ اہل جہاز بچ نکلے مگر ایک کپتان گرفتار ہو گیا۔ وہ تارپیڈو بوٹ جو پکڑا گیا تھا اور اب لیوبک میں ہے رہا کر دیا گیا ہے۔ حکام خیال کرتے ہیں کہ چھ ماہ سے پہلے پہلے یہ کام کے لائق تیار نہ ہو سکیگا

ایڈیٹوریل نوٹس

دعا تمام اینجہانی اور آنجہانی کامیابی کا بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ جو بات انسان کے سامنے ناممکن ہو۔ دعا کرنے سے خدا اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اُن ایام میں جب بوئیروں کے درمیان جنگ ہو رہی تھی تو ایک شخص کا بیٹا میدان جنگ میں بیمار پڑا تھا۔ اسکا باپ اسکے لئے روز روز دعا کیا کرتا تھا۔ اسی اثنا میں ایک دن اُس کو بڑی بےچینی اور بےقراری ہوئی۔ مگر وہ ساری رات دعا مانگتا رہا۔ علی الصبح اس کو خبر ملی کہ اسکے بیٹے کو بخار آیا تھا اور ہسپتال میں دیگر مریضوں کے درمیان وہ بھی مر گیا ہے۔ اسی رات جب باپ اسکے لئے بیقرار ہو اور دعا مانگ رہا تھا تو ڈاکٹر صاحب بھی بےچین اور اندر فکرمین تھے۔ اور بار بار اس جوان کی نعش کا امتحان کرتے تھے مگر اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ تھی۔ صبح کو اُسکا جنازہ نکلا۔ ڈاکٹر بھی اسوقت ہمراہ تھے اور بےقراری سے آہ سرد بھرتے جاتے تھے۔ اسی تردد اور فکر کی حالت میں جب لاش کو قبر میں اُتارنے لگے تو ڈاکٹر صاحب نے اسکا پھر ملاحظہ کیا۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ جسم میں تو گرمی آگئی اور زندگی کے آثار موجود ہیں۔ سب کے دل میں اطمینان ہوگیا اور اُسکے لواحقین کی حالت خوشی میں مبدل ہونے لگی۔ وہ زندہ ہوگیا اور ہسپتال میں واپس لایا گیا۔ جب اسکو کامل طور پر صحت اور آرام ہوگیا تو وہ اپنے والد کے گھر گیا۔ باپ نے اپنے بیٹے کو زندہ اور تندرست پاکر خدا کا شکر کیا۔ اور اسکی تعریف اور حمد سے اسکا دل اور زیادہ چھلک پڑا —

برسوں تک مسٹر ڈیوڈسن بےایمانی کے جیا میں غرق رہے۔ مگر خدا کی رحمت اور محبت سے اسکے خیالات بائبل کے اُن دعووں کی طرف رجوع ہوگئے جو اس میں خدا اور اُس کے مکاشفہ کی بابت مرقوم ہیں جو یسوع مسیح کے ذریعہ عنایت ہوئے۔ مسٹر ڈیوڈسن نے محسوس کر لیا کہ اگرچہ یہ دعاوے سچے ہیں تو اُن سے وہ رگز ہرگز نہیں کر سکتا۔ الغرض ایسا عظیم الشان دعوے پیشتر اسکے کہ اسکے برخلاف کوئی کچھ کہے بڑی بھاری تحقیقات طلب کرتا ہے۔ عین اپنے خیالات اور تردوات اور کشمکش کے درمیان اُسنے معلوم کر لیا کہ کس طرح دعا کے ذریعہ سے وہ ایمان کے اُس زینہ تک پہنچ گیا جس سے یسوع کا نام اُسکو نہایت ہی بیش قیمت اور معزز معلوم دینے لگا۔ کیمبرج اور واسٹر یونیورسٹیوں میں چند عرصہ تک مشغول رہنے کے بعد وہ جرمنی میں گیا جہاں اُس نے شہر برلن کے درمیان علم آلہی کا مطالعہ کرتے ہوئے وہ یوں لکھا ہے۔ بڑی تاریکی کی ایک ہیبت میری بر آنے لگ پڑی۔ اس خوف اور دہشت سے اسکے رہائی پانیکا بیان نہایت کپکپا دینے والا ہے۔ اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ وہ بائبل کے مطالب کو کھولنے کے کام کے لئے کیسا عمدہ طور پر طیار ہو رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی جس میں بائبل اور سائنس کو ایک کر دکھلایا۔

یونانی کتابوں میں ایک کہانی مذکور ہے کہ کسی زمانہ میں ایک خوبصورت شہزادی بنام پسوخے رہتی تھی۔ عشق ہر رات اُس کے دیدار کے لئے آیا کرتا تھا۔ پسوخے اس کی شیریں آواز سنا کرتی تھی اور اسکو ہاتھ بھی لگا یا کرتی تھی مگر اس سے زیادہ وہ اسکی بابت بالکل نہیں جانتی تھی۔ عشق اسے کہا کرتا تھا کہ تو میرا چہرہ دیکھنے کی مشتاق ہرگز مت ہو۔ پسوخے چند مدت تک اسکی بات بخوبی مانتی رہی مگر اُسکے دل میں عشق کے چہرہ کے دید اکی آگ بھڑکتی رہی۔ پس ایک روز ایسا ہوا کہ جب عشق سویا ہوا تھا تو پسوخے نے ایک مشعل جلائی اور اسکے چہرہ کو دیکھنے لگی۔ اسکی خوبصورتی ایسی نادر تھی کہ اُسکے کبھی خواب خیال میں بھی نہ آئی تھی۔ وہ اس نظارہ کو دیکھکر حواس باختہ ہوگئی۔ اس حالت میں گرم گرم تیل کا ایک قطرہ عشق کے چہرہ پر گر پڑا اور وہ جاگ اُٹھا۔ وہ پسوخے کی نافرمانی اور تکلیف دہی سے ناراض اور رنجیدہ ہوگیا۔ اور پسوخے کو ملامت کر کے ہمیشہ کے لئے اسکو چھوڑ کر چلا گیا۔ پسوخے کو پہلے تو یقین نہ آیا کہ عشق مجھے اس طرح سے چھوڑ کر چلا گیا مگر جبکہ راتیں گذرتی گئیں اور وہ نمودار نہ ہوا تو وہ بےقرار ہوگئی اور دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ تو بیاں اسکے ہمراہ ہوگئیں اور اس کی زندگی عشق کے فراق میں دوبھر معلوم ہونے لگی۔ اُسنے اپنا تمام عیش و عشرت ترک کر دیا اور درد و غم میں رہنے لگی۔ اپنے گھر چھوڑ دیا اور عشق کی تلاش میں دربدر خاک چھانتی پھرنے لگی۔ مگر عشق نہ ملا۔ وہ اپنی زندگی سے تنگ آگئی اور چاہا کہ اپنی جان عشق کے لئے قربان کر دے اس موقع پر عشق کو پسوخے پر بڑا ترس آیا اور جھٹ اس پاس آن حاضر ہوا۔ وہ عشق سے بغلگیر ہوئی اور اپنی حماقت پر افسوس کرنے لگی کہ ہائے میں نے عشق کے دیدار کی کیوں خواہش کی۔ اُس نے بڑی سنجیدگی سے توبہ کی اور وعدہ کیا کہ اب میں عشق کی فرمانبردار اور دیانتدار بنی رہوں گی۔ (اپولیسیوس کی تصنیف میٹامورفوسز نام کتاب) یہ قصہ بائبل میں پوری تکمیل پاتا ہے۔ خدا محبت (عشق) ہے (۱ یوحنا ۴: ۸) پسوخے یعنی انسان کی روح اس کی آواز سنتی اور اسکے کاموں اور کلام سے اس سے بخوبی آشنا ہو مگر پھر بھی روح اسکے دیدار کی عاشق ہے اور چاہتی ہے کہ اُسے ویسا ہی دیکھے جیسا کہ وہ ہے۔ انسان کی روح اپنی دانائی اور حکمت سے خدا کا دیدار کرنا چاہتا ہے مگر وہ اسصورت سے اس سے بالکل دور ہو جاتا ہے (رومی ۱: ۲۰) مگر خدا ترس اور بیقرار روح اس کی ایسی پیاسی ہوتی ہے جیسے ہرنی پانی کی پیاسی ہوتی ہے (زبور ۴۲: ۱) اور توبہ کر کے اس کی تلاش کرتی ہے تو وہ اُسکو ملجاتا ہے +

خدا کی بابت ویدک تعلیم

تمام قوموں کا علم الٰہی علم پیدائش عالم سے شروع ہوتا ہے۔ اور فات انسانی میں مذہب کا خیال اس امر پر مبنی ہوتا ہے کہ مخلوقات کا کل انحصار اسکے خالق پر ہے۔ جب تک کسی حکمران طاقت کا خیال یا عرفان انسان کو نہ ہو تب تک اسکی وفاداری اور ادائیگی فرائض کا خیال اور عمل بھی انسان کے ذہن اور اسکے ظہور میں نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی مذہب کا وجود ہو سکتا ہے تاوقتیکہ جہان کی ایک اعلیٰ ترین طاقت یا خالق تسلیم نہ کر لیا جاوے۔ دینی اشیا سے ادنیٰ کے تصورات آخذ کئے جاتے ہیں۔ نیائے شاستر کا یہ مقولہ نہایت ہی راست ہے کہ انومان یا نتیجہ کا کوئی نہ کوئی باعث یا سبب ضرور ہوتا ہے۔ یہ اصول تصورات اور تصدیقات ہر دو کو لازمی ہے۔ بیرونی مشاہدات اور اندرونی احساس ہر دو سے نتیجہ کی شہادت ہو سکتی ہے۔ دینی عالم اسباب کا اشارہ دیتا ہے کہ کل موجودات کا کوئی نہ کوئی تاویہ نی سبب ضرور ہے۔ یہ تدریجی پیچ در پیچ اور عجیب باریک موزونیاں جو ہمیں [illegible] دنیا میں نظر آرہی ہیں اور وہ مقصد جو ان سے متصور اور مفہوم ہوتا ہے اس امر کے مقتضی ہیں کہ بالضرور ایک خالق ہے جسنے تمام اشیا خلق کی ہیں اور انکو اپنے اپنے خاص مقاصد کے حسب حال بنایا اور اپنی مناسب اور موزوں جگہوں پر منصوبہ کیا ہے۔ یہی علم الٰہی کا آغاز ہے۔ انسان کی عقل اس دینی عالم میں اور انکے وسایل اور مقاصد کی موزونیت میں اس ایک نادیدنی ذی العقل اور فیاض خالق کے دست قدرت و دانائی کو معلوم کرتا ہے جسکو وہ بعد ازاں پاک اور قادر اور دانا تصور اور متعین کرتا ہے۔

قدیم ترین زمانہ میں جسکا ذکر رگ وید میں پایا جاتا ہے ہمارے قدیم ابا و اجداد بالکل فلسفانہ تصورات کے شائق اور بعد کے زمانہ کی باریک اور پیچ در پیچ خیالات کے ایک معبود کا واضح اور قطعی تصور رکھتے تھے۔ اور اگرچہ انہوں نے خلقت کی اصل ماہیت کو نہ سمجھا کہ آیا نیستی سے کوئی شے ہستی میں آسکتی ہے یا نہیں مگر پھر بھی انہوں نے اس قسم کی خلقت کی ہستی سے انکار نہیں کیا۔ یہ سوال انکے دل میں کبھی بھی پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی انہوں نے اسپر غور و فکر اور بحث و مباحثہ کیا۔ اور اگرچہ ہندو لوگ عین ویدک زمانہ ہی میں کئی ایک دیوتاؤں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان سے اپنی مرادیں مانگا کرتے تھے تسپر بھی وہ ان سے کبھی سیر نہ ہوتے تھے بلکہ عین یہی خیال کثرت المعبودیت کا ہی اسباب پر دال ہے کہ وہ ایک ایسے واجب الوجود کی ہستی کے قابل اور متلاشی تھے جس میں وہ تمام صفات پائی جاویں جو تمام مختلف قسموں کے دیوتاؤں میں ان کو نظر آتی تھیں۔ اسی خیال اور خواہش سے وہ کبھی کسی دیوتا کو اور کبھی دیوتا کو جامع کمالات تصور کرتے تھے اور نہایت سادگی کے ساتھ یہہ خیال کرتے تھے کہ جو کچھ ہم فلاں دیوتا کو نذر کرتے یا جو پرستش ہم اسکی کرتے ہیں وہی اس میں ہو کر سبکی کرتے ہیں (مثلاً اگنی کو نذر کرنا) وہ اس امر کا کامل یقین رکھتے تھے کہ آسمان اور زمین کو ان کے آسمانی دیوتا ورونا ہی نے قایم اور مستحکم کیا ہے (رگ وید منڈل ۲۴: ۷۔ ۸۔ منڈل ۴۲: ۱۰)۔ اسی طرح رگ وید کے دیگر مقامات میں ایک غیر مولود یا ازلی ہستی کی موجودگی کا کھلا بیان آیا ہے (منڈل ۱۶۴: ۶۔ منڈل ۱۰: ۱۰۔ ۸۲) جو تمام دیوتاؤں اور اسوروں سے علیحدہ اور افضل ہے۔ اور آسمان و زمین سے بلند و بالا ہے۔ اور اگرچہ وید میں بہت سے دیوتاؤں کا ذکر آیا ہے اور وید گویا ایک قسم کی کثرت المعبودیت کی جسکا ظہور عملی طور پر اسوقت ہو چلا تھا معذرت کرتا ہے تسپر بھی وید تعلیمی طور پر اسبات کا اعلان کرتے ہیں کہ تمام دیوتا ایک ہی ہیں اور اگرچہ انکے نام اور امتیاز میں فرق ہے تسپر بھی وہ سب در اصل ایک ہی ہیں جسکو یونانی محاورہ میں ہم ہم ۵۷ لیا ہے ۵ ۵۷ ہو ۵ ۵ ۵ ۵ ۵۷ ہے ۲ ۲ ۲۲ ۴۲ ہ ۲ ۷ ۵" یعنی بہت ناموں کی ایک ہی صورت۔ یا جیسا کہ آجکل کا ایک زبان زد مقولہ اہل ہنود کا ہے کہ "ایک نام انیک نامین" علاوہ اسکے رگ وید میں یوں آیا ہے "وہ اسکو اندر۔ متر۔ ورونا۔ اگنی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور وہ سماوی اور عمدہ پروں والا گرامت ہے۔ دانا لوگ اسکو جو ایک ہے کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔ وہ اسکو اگنی۔ یما۔ متر سوان کہتے ہیں" (منڈل ۱۶۴: ۴۶) نیز تمام دیوتا جن کی لوگ اس وقت پرستش کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں وہ فانی وجود ہیں جو غیر فانی ہوگئے ہیں یعنی ایسے آدمی ہیں جو اپنی وفات کے بعد دیوتا مانے گئے۔ وہ "اصالتاً فانی" تھے اور "ابتدا میں آدمیوں کی مانند" تھے مگر "قربانی کے ذریعہ سے آسمان پر منتقل ہوگئے" "خود اندر بھی پہلے اچھا شخص نہ تھا۔ وہ "ہمارا آدمی" اور اسطرح "آدمیوں میں سے عمدہ ترین تھا۔ مگر مثل دیگر دیوتاؤں کے اسنے اگرچہ وہ سب سے افضل تھا بیشمار قربانیاں کیں۔ اور اُن سے آسمان پہنچایا گیا اور "اختلاج معصیت اور موت سے آزاد" ہو گیا۔ پھر "اس قربانی والے گیت ہی سے دیوتا لوگ اسوروں پر غالب آگئے تھے۔ اسی سے قربانی کرنیوالا۔ خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو۔ نہایت ہی شریر دشمن (گناہ) پر غلبہ پالیگا" (انڈیا رپوزیٹری جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)۔ دیوتاؤں نے قربانی کے ذریعہ سے قربانی کی۔ یہہ مذہب کے پہلے اعمال تھے۔ وہ جلیل ہوگئے اور آسمان میں پہنچ گئے جہاں قدیم سادھیا لوگ رہتے ہیں (رگ وید منڈل ۱۶۴: ۵۰)۔ اور پھر اگرچہ وید میں ایسے مقامات بھی ملتے ہیں جن میں توحید کی نسبتی خیالات پائے جاتے ہیں۔ مگر یہہ خیالات عوام کا نہیں ہے مگر صرف انہیں کا جو عقلمندی کے بلند ترین زینہ پر چڑھ گئے ہیں اور جنہوں نے اپنی عقل پر بہت بھروسہ اور ناز کیا ہے۔

تمام دیوتاؤں میں سے تین دیوتا قدیم ترین اور قریباً سب سے افضل ہیں یعنی ورونا یا اگنی۔ اور اندرا جنمیں سے ہر ایک آسمان سورج۔ اور طوفان ہے کبھی انکا ذکر علیحدہ علیحدہ آتا ہے کبھی تینوں کا اکٹھا ذکر آتا ہے۔ جو صفات ایک کی بیان کیگئی ہیں وہی دوسرے اور تیسرے کی اور جو مرادیں ایک سے مانگی گئی ہیں وہی باقیوں سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اندر جہان کا شہنشاہ ہے "راجائے مطلق" "حق کا مسکن" "ہستی کا خداوند" "سب اشیا کا زندہ کرنے والا" "مہربانیوں کا برسانے والا" "اسکی خواہش کا پورا کرنیوالا جو اسکی تعریف کرتا ہے" (رگ وید جلد دوم صفحہ ۳۶ و ۱۳۵ و ۲۸۲۔ جلد سوم صفحہ ۱۵۷ و ۱۵۹ و ۱۶۷)۔ "دولت کا مالک" "مغفرت کا دینے والا" "گرج کا چلانیوالا" (رگ وید جلد دوم صفحہ ۲۸۳۔ جلد سوم صفحہ ۱۵۷ و ۱۲۰)۔

ورونا کا بھی ایسا ہی ذکر آیا ہے۔ مگر جب اس سے التجا کیجاتی ہے تو وہ اندر کے ساتھ بیان ہوتا ہے اور ان خطابات سے مخاطب کیا جاتا ہے "اے سلطان اندرا اور ورونا" "اندر اور ورونا" رگ وید جلد اول صفحہ ۴۰ جلد سوم صفحہ ۱۹۹ و ۲۰۱ و ۲۰۲ وغیرہ) اور جیسا اندر سے ویسا ہی ورونا سے التجا کیجاتی کہ وہ اپنے ملتجی کو عمر کی درازی حفاظت۔ دولت بیٹے اور پوتے خوشی خیر و عافیت فرماویں۔ اسی طرح مترا بھی ورونا کے ساتھ برابر بولا گیا ہے۔ اور انجیوں منڈل کے گیارہ متواتر گیتوں میں اسکا ذکر ہوا ہے (ایضاً جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ سے ۲۵۰ تک) اور دیگر مقامات میں بھی ان دونوں کا ایک سا قصہ ذکر ہوتا ہے (ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۶ و ۱۹۰ و ۲۴۰ جلد ۲ صفحہ ۳ سے ۲۵۰ و ۵۵۵ و ۵۹۹)۔ وہ سچ کے شاہد "عالم کے شاہی محافظ" "آسمان اور زمین کے مالک" "عالم کے محافظ" "طاقتور معبود" "دور کے دیکھنے والے" "نور میں افضل" "لوگوں کا وسعت دینے والا" جلد ۳ صفحہ ۲۴۹ سے ۲۵۴ تک) "وہ نور کے تین حلقوں کے سنبھالنے والے ہیں" "دشمنوں کو منتشر کر دیتے ہیں" "لوگوں کو راہ راست کی طرف ہدایت کرتے ہیں" "آسمان سے مینہ برساتے ہیں" "لوگوں کی مطلب براری کرتے ہیں" ولسن انٹروڈاکشن جلد ۳ صفحہ +

ذیل میں کانگڑہ ریلیف فنڈ کے چندہ دہندگان کی ایک اور فہرست بحیثیت مقدار گذشتہ چندہ کی۔ ۱۵۳۵۹۵ روپیہ مسٹر ایچ پکنس آئی سی ایس۔ ۵۰ روپیہ ڈاکٹر جے۔ پی۔ ایچ وگل (لاہور)۔ ۱۰ روپیہ مسٹر ای۔ اے اسکاٹ (گجرانوالہ) کی معرفت۔ ۱۰ روپیہ مسٹر ڈی۔ سی میبی کیلی (لاہور) ۲۵ روپیہ مسٹر جے۔ ایف واٹسن (دہرہ دون)۔ ۲ روپیہ مسٹر ایڈیٹر رستم جی (امرتسر) ۱۰ روپیہ مسٹر ایف۔ ای۔ گوٹیجر (لاہور) ۳۲ روپیہ کپتان اے۔ گاڈفری (لکھنؤ) ۵ روپیہ محمد شفیع مسٹر ایٹ لا (بہاولپور) ۱۰ روپیہ محمد شاہ دین بیرسٹر ایٹ لا (بہاولپور) ۱۰ روپیہ مسٹر ڈبلیو کپلیں (سیالکوٹ) ۱۵۰ روپیہ مدارس کمیٹی کے منیجر کی معرفت۔ ۱۲۲۳ روپیہ میسرز آئی۔ [illegible] کمپنی (شملہ) ۵۰۰۰ روپیہ میزان کل ۱۶۲۱۳۰

تذکرۃ الحکمائے یونان

علیحدہ ہو گئیں اور اسی طرح سے اربعہ عناصر پیدا ہوئے۔ رطوبت سے زمین اور ہوا اور آگ کا وہ کرہ علیحدہ ہو گئے جو زمین کے گرد اس کی پہلی حالت میں بطور خول کے چڑھا ہوا تھا۔ یہ آتشی خول ٹوٹ گیا اور اس سے اجرام فلکی بن گئے۔ زمین سیال حالت میں تھی۔ اور جیوں جیوں وہ خشک ہوتی گئی تیوں تیوں جاندار اس میں سے نکلتے آئے۔ سب سے پہلے آدمی نکلے جو پہلے پانی میں مچھلی کی صورت میں تھے۔ اور جب وہ خشکی میں رہنے کے لئے کافی ترقی کر چکے تو انہوں نے مچھلی کی صورت چھوڑ دی۔ انکسیمنڈر کا یہ اعتقاد تھا کہ دنیا ایک زمانہ کے بعد برباد ہو جاتی اور پھر از سر نو پیدا ہو جاتی ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے دنیاؤں کا سلسلہ جاری ہے جس کا نہ آغاز ہے اور نہ انتہا۔ اس عقیدہ کا پتہ مسلسل روایت سے تھیوفراسٹس تک پہنچ جاتا ہے

۳۔ انکسیمنس

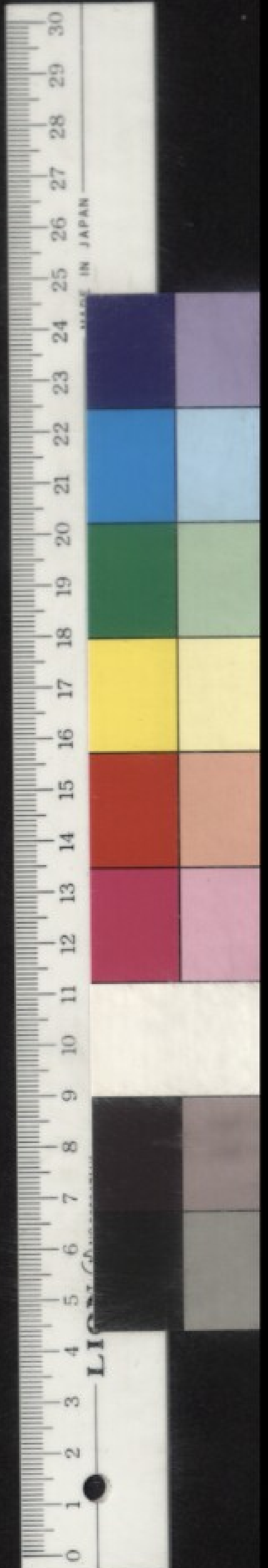
انکسیمنس بن یوریسٹریٹس انکسیمنڈر کا تلمیذ اور اسکا ہمشہری تھا۔ اپولوڈورس کہتا ہے کہ وہ ۶۳ویں اولمپیڈ میں ہوا تھا۔ اور جبکہ سارڈیس سر کیا گیا وہ فوت ہو گیا (ڈائیوجینیس ۲:۱:۵۸) خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ۵۸۸ سے ۵۲۴ قبل از مسیح تک زندہ رہا۔ اس نے اپنے استاد انکسیمنڈر کے اس ابتدائی جوہر کو جس میں غیر محدودیت اور لگاتار حرکت مجتمع ہو ہوا قرار دیا کیونکہ دیگر عناصر کے بجائے ہوا میں یہ دونوں باتیں بخوبی موجود اور ظاہر ہیں۔ ہوا نہ صرف خلا میں لا انتہا طور پر پھیلی ہی ہوئی ہے بلکہ ہمیشہ حرکت میں رہتی اور تبدیل ہوتی رہتی ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ یہی تمام حیوانات و نباتات کی زندگی اور حرکت کا باعث ہے۔ جس طرح کہ ہماری روح ہم کو باہم پیوستہ رکھتی ہے اسی طرح سے ہوا اور بادصبا تمام دنیا میں ساری ہے" (پلوٹارک کی تصنیف پلاسیٹا ۱:۳:۶)

اس کی اندرونی حرکت سے ہوا پر دو قسم کی تبدیلی ہو جاتی ہے یعنی کہ وہ لطیف ([illegible]) یا کثیف ([illegible]) ہو جاتی ہے۔ لطیف [illegible] جو علی الترتیب گرم اور سرد کرتا ہے۔ جب ہوا لطیف ہوتی ہے تو ہوا آگ بن جاتی ہے اور جب کثیف ہوتی ہوتی ہے تو وہ بادصبا اور پھر بادل پانی زمین اور پتھر بن جاتی ہے زلر صاحب کہتے ہیں کہ یہ شک نہیں کہ انکسیمنس ابتدا النظر میں کرہ ہوائیہ کے دباؤ اور انجماد سے یہ نتیجہ نکالا ہوگا۔ عالم پیدائش میں زمین سب سے پہلے بنی تھی اور کہ یہ تختہ کی مانند چپٹی ہے۔ اور اسلئے ہوا میں تیرتی ہے۔ اجرام جب ہوا میں چڑھتے ہیں تو منجمد ہو کر آگ بن جاتے ہیں ستارے اسی آگ کے پارے ہیں جو ہوا سے دبکر ایسی صورت میں آگئے ہیں۔ زمین کی مانند کل ہیں [illegible] ہوا کے اندر تیرتے ہوئے اسکے گرد گردش کرتے ہیں

معتبر شہادتوں سے واضح ہے کہ انکسیمنس بھی انکسیمنڈر کی طرح یہ مانتا تھا کہ دنیا برابر پیدا اور برباد ہوتی رہتی ہے (زلر ۱:۲۴۱ و ۲۴۳)۔ کہتے ہیں کہ انکسیمنس نے ہوا کو اور ستاروں کو خدا کے نام سے موسوم کیا تھا (دیکھو ۔۴)

۴۔ ہیراکلیٹس

سقراط سے پہلے کے فلاسفروں میں سے سب سے بڑا تھا۔ اور افسس کا باشندہ تھا اور شریف خاندان سے تھا۔ اور پرمنیڈیس کا ہمعصر تھا۔ اور عمر میں انکسیمنس سے قدرے چھوٹا تھا۔ ڈائیوجینس کے بیان کے مطابق وہ ۶۹ویں اولمپیڈ میں موجود تھا (۹:۱:۲۷) اور ۶۰ برس کا ہو کر فوت ہوا۔ پس غالباً وہ قبل از مسیح ۵۳۵ میں پیدا اور ۴۷۵ میں فوت ہوا ہوگا۔ وہ نہایت سنجیدہ مزاج اور روشن دماغ اور بلند پرواز عمیق نظر کا آدمی تھا۔ وہ اپنے وقت کے لوگوں کے کاموں اور رایوں سے بڑا متنفر تھا۔ اور اپنے زمانہ کے اور قوم کے نہایت ہی معزز داناؤں اور شاعروں کے خیالات کو بنظر حقارت دیکھتا تھا۔ اور سبھوں سے علیحدہ ہو کر سوچنے میں مستغرق ہوا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ مناسب تھا کہ [illegible]



تماشوں میں سے نکال دیا جاتا اور اُسکو خوب مار پڑتی اور ویسا ہی ارخیلیکس بھی۔ اور افسیوں پر بھی حملہ کیا کیونکہ انہوں نے اُسکے رفیق ہرموڈورس کو جلاوطن کر دیا تھا۔ اور جب افسیوں نے کہا کہ ہمارے واسطے قوانین بنا تو اُس نے انکار کر دیا کیونکہ شہر بُری بری حالت میں تھا۔ وہ شہر سے روانہ ہو کر ڈیانا دیوی کے مندر میں اپنے بچوں کے ساتھ جا بیٹھا اور وہاں پانسا کھیلنے لگ پڑا۔ وہ انسان سے ایسا متنفر تھا جنگلوں اور پہاڑوں میں اپنا وقت بسر کیا کرتا تھا اور گھاس بھی کھایا کرتا تھا۔ اس سبب سے اُس کو استسقا کی بیماری ہو گئی تھی۔ اسلئے وہ شہر میں آیا اور اطبا سے معمے میں پوچھا کہ کیا تم برسات کے بعد گرمی کا موسم پیدا کر سکتے ہو؟ مگر وہ اس معمے کو نہ سمجھے اسلئے اُس نے ایک گوسالہ میں جا کر اپنے آپ کو گوبر کے ڈھیر کے اندر چھپا دیا اس امید سے کہ گوبر کی حرارت سے اُسکے تن کی رطوبت تبخیر کے ذریعہ زائل ہو جائیگی مگر اس سے کچھ فائدہ نہوا بلکہ وہ اسکے اثر سے مر گیا۔ ہرمپّس کہتا ہے کہ اُس نے حکیموں سے یہہ پوچھا تھا کہ کیا تم میرے اندر سے پانی نکال سکتے ہو؟ جب انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو وہ دھوپ میں جا بیٹھا اور اپنے نوکروں کو کہا کہ میرے سارے بدن پر گوبر تھوپ دو۔ وہ اس طرح لیٹ گیا اور دوسرے دن فوت ہو گیا اور منڈی میں مدفون ہوا۔ ارسٹون کہتا ہے کہ وہ اس مرض سے شفایاب ہو گیا تھا اور کسی دوسری بیماری سے فوت ہوا۔

ڈایوگینیس کا بیان ہے کہ اُس وقت اُس کی ایک کتاب موجود تھی جو تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ عالم کی بابت دوسرا حصہ تدابیر سلطنت پر تیسرا علم الٰہی پر۔ اور اُسکا طرز نہایت دقیق اور مغلق اور بطئی الفہم ہے تاکہ صرف وہی آدمی اُس کو سمجھ سکیں جو اس کو سمجھنے کے قابل ہوں اور عوام الناس اُسکا مضحکہ نہ اڑاویں۔ اس میں اس کی تعلیمات کے صرف نتائج بلا کسی دلیل کے پُر مغز اور مختصر اور مرصع فقرات میں موجود ہیں جس سبب سے نہایت ہی تاریک اور بعید الفہم ہیں اور اس وجہ سے اسکا نام بھی فلاسفر قدیم زمانہ ہی میں پڑ گیا تھا۔ اسکا ذکر سبب سے پہلے ارسطاطالیس کی کتاب الٰہیا باب ۵ م ۲ …

دلچسپ معلومات

سال حال کی آخری فروری تک گیارہ ماہ گذشتہ میں کلکتہ کی تجارت درآمد برآمد کی مالیت ۹۰ کروڑ روپیہ پائی گئی بمقابلہ اسی عرصہ سال گذشتہ قریب ۸۸ کروڑ کی تھی ہے۔ ۶۰ کروڑ مال درآمد ہے باقی برآمد ہے۔

ٹرنسوال کے علاقہ اینڈمین سونے کی بڑی قیمتی کانیں موجود ہیں۔ یہہ سب کانیں یورپین کمپنیوں کی زرخرید ہیں اہل کمپنی پریشہلند کہلاتے ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں ان کانوں میں سے قریباً ۳ کروڑ روپیہ کا سونا برآمد ہوا تھا۔ ۱۹۰۴ء میں ۵۴ لاکھ آونس سونا نکلا (ایک اونس مساوی ہے ۲ تولہ یا نصف چھٹانک) جس کی قیمت ۳۴ کروڑ سے زیادہ تھی۔

وسیع اور عظیم الشان چڑیا گھر نیویارک میں ہے اسکا کل رقبہ دو سو ایکڑ ہے اور لنڈن کے شاہی باغ سے آٹھ گنا بڑا ہے۔ برلن کے چڑیا گھر سے چار گنا بڑا ہے۔ اس میں ہاتھی جیسے پندرہ بڑے بڑے جانوروں کے مکانات بنے ہوئے ہیں ۲۵ پچیس غار ہیں۔ بائیس قطاریں مختلف قسم کے بڑے بڑے جانوروں کے لئے۔ اس چڑیا گھر میں ملک ملک کے فی الحال دو ہزار دو سو عجیب عجیب جانور موجود ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روس روئے زمین کے تمام بادشاہوں سے زیادہ متمول ہے اسکی سالانہ آمدنی ۱۰ کروڑ بیان کی جاتی ہے اسکے علاوہ بیشمار تعداد اور مقدار قیمتی زیورات اور جواہرات و طلائی سلاخوں کی اسکے قلعوں کے عظیم تہ خانوں میں بھرے پڑے ہیں۔ اسی طرح زارینہ صاحبہ بھی ایسے ایسے گرانبہا اور عمدہ زریں جواہرات اور ہیروں کی مالکہ ہیں کہ دنیا بھر میں اُن کی نظیر کہیں نہیں ملتی علاوہ اسکے زار کو ہر روز قیمتی جواہرات کے عظیم الشان اور گراں قدر تحفے آتے رہتے ہیں۔ اور آئے دن اُن کی دولت میں کثرت ہوتی رہتی ہے +

مشن فیلڈ

خیال کیا جاتا ہے کہ پادری ایف نیبیان ایسٹرونس صاحب لاہور کے کتھیڈرل کے سابق چیپلین لاہور کے رومن کیتھولک بشپ مقرر ہونگے۔

صوبجات متحدہ کی ولسلیین مشن کے پادری اے ای اٹین صاحب و مس کو ولایت چلے گئے ہیں۔

کانٹن واقعہ چین کے ایل۔ ایم سوسائیٹی کے پادری ایچ۔ جی سٹھونس صاحب نے اپنی میم صاحب کی ناصحتی کے سبب سے استعفا دیدیا ہے +

لندن مشنری سوسائیٹی کے فارن سکرٹری پادری آر وارڈلا تامسن صاحب انگلنڈ اور ویلز کی کانگریگیشنل یونین کی کونسل کے وقت بورڈ کے نائب چنے گئے ہیں۔

۱۹۰۳ء میں دنیا بھر میں مستورات کی فارن مشنری سوسائیٹیوں کی کل تعداد ۹۵ ہے جس کی آمدنی ۸۱۱۳۶۱ ڈالر ہے۔ سوسائیٹیوں میں ۸۴۴ مشنری پادری صاحبان ۴۳۴ اطبیب ۳۵۵ شادی شدہ اور ۱۸۰۰ غیر شادی شدہ مستورات مشنری ہیں۔ جو دیسی مددگاروں کی تعداد کے کل تعداد مستورات کی جو فارن فیلڈ میں موجود ہیں ۶۰۸۳ ہے۔

سکاچ کلیساؤں کے شاہی کمشنروں کی رپورٹ فری چرچ کے حق میں ایسی عمدہ نہیں ہے جیسی کہ خیال کیجاتی تھی کہ ہوگی۔

بشپ آف ڈرہم نے کرسچن اینڈیور کے انگلنڈ یونین کی کلیسیا کا مربی بننا برضامندی قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے ابتدا سے اینڈیور تحریک میں بڑی دلچسپی ظاہر کی ہے +

سیتاپور گرلس سکول سے چار لڑکیاں مڈل کے امتحان میں گئی تھیں سب کی سب درجہ دوم میں کامیاب ہوئیں +

مضامین

مسیح کا کفارہ

بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ مسیح کی موت نہیں ہوئی ہے پر یہہ ایسا نکتہ چینوں کا اعتراض ہے کہ اس پر کچھ توجہ کی حاجت نہیں فقط اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ کلام مقدس انجیل کو پڑھکر دیکھلو وہاں بہت صاف ذکر موجود ہے۔

پر ہم ایک قدم اور آگے بڑھکر اس اعتراض پر غور کریں۔ کہ بعض ایسا کہنے لگے ہیں کہ مسیح کی موت اتفاقی تھی پیچھے مسیحیوں نے سدھار کر کفارہ کی تعلیم نکال لی ہے اگرچہ یہہ بھی کچھ نکتہ چینوں ہی کا اعتراض ہے پر کچھ غور کے لایق ہے۔ مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کی بابت انجیل مقدس میں اِتنا ذکر ہے کہ جتنا اُس کے اور کاموں کا ذکر نہیں ہے۔ مسیح کی موت اور جی اُٹھنا تو انجیل کے پڑھنیوالوں پر روشن ہے پر ہم اپنے غیر قومی برادران ناظرین نور افشاں کے اطمینان اور تشفی کے لئے یہہ اثبات و آشکارہ کرتا ہوں کہ مسیح کی موت اتفاقی نہ تھی بلکہ ضروری اور پر مطلب تھی اور خداوند مسیح کو پہلے ہی سے خوب معلوم تھا۔

۱۔ خداوند مسیح نے خود اپنی موت سے پہلے ہی کئی بار پیشینگوئی کی تھی۔

ا۔ یروشلیم میں دیکھو انجیل یوحنا ۳ باب ۱۵-۱۴ آیت "اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اُسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم اُٹھایا جاوے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔

ب۔ پھر قیصریہ فلپی میں۔ دیکھو مارک ۸ باب ۳۱ آیت۔ پھر وہ انہیں سکھلانے لگا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بہت سا دکھ اُٹھاوے اور وہ بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے رد کیا جاوے اور مارا جاوے اور تین روز کے پیچھے جی اُٹھے۔ اور متی ۱۶ باب ۲۱ آیت۔ اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو خبر دینے لگا کہ ضرور ہے کہ میں یروشلیم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے بہت دکھ اُٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جی اُٹھوں۔

ج۔ پھر پہاڑ سے اُترتے وقت دیکھو مارک ۹ باب ۹ آیت۔ جب وے پہاڑ سے اُترتے تھے اُس نے انہیں حکم کیا کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے جبتک کہ ابن آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے کسی سے نہ کہنا۔ اور لوقا ۹ باب ۳۱ آیت یہہ جلال میں دکھائی دیئے اور اُسکے مرنے کا جو یروشلیم میں واقع ہونے پر تھا ذکر کرتے تھے۔ اور متی ۱۷ باب ۱۲ آیت کہ اسی طرح ابن آدم بھی اُن سے دکھ اُٹھاوے گا۔

د۔ پھر یونس نبی کا نشان دینا۔ دیکھو لوقا ۱۱ باب ۳۰ آیت کیونکہ جیسا یونہ نینوے کے لوگوں کے لئے نشان ہوا اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانے کے لوگوں کے لئے ہوگا۔ اور متی ۱۲ باب ۴۰ آیت۔ کیونکہ جیسا یونہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا۔

ہ۔ پھر گلیل میں۔ دیکھو متی ۱۷ باب ۲۲-۲۳ آیات۔ جب وے گلیل میں پھر رہے تھے یسوع نے انہیں کہا کہ ابن آدم لوگوں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائیگا اور وے اُسے قتل کرینگے پھر وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا۔

و۔ پھر ہیرودیس کو کہا۔ لوقا ۱۳ باب ۳۳ آیت پس مجھے ضرور ہے کہ آج و کل و پرسوں سیر کروں کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ نبی یروشلیم کے باہر ہلاک ہو۔

ز۔ پھر یروشلیم کی راہ پر دیکھو مارک ۱۰ باب ۳۳-۳۴ آیات۔ دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وے اُس کے قتل کا حکم دینگے اور وے اُس سے ہنسی کرینگے اور اُسے کوڑے مارینگے اور اُس پر تھوکینگے اور اُسے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا۔ اور لوقا ۱۸ باب ۳۱-۳۳ آیات اور متی ۲۰ باب ۱۸ آیت دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وے اُس پر قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے کہ ٹھٹھوں میں اُڑاویں اور کوڑے ماریں اور صلیب پر کھینچیں پر وہ تیسرے دن پھر جی اُٹھیگا۔

ح۔ پھر دفن کی بابت۔ متی ۲۶ باب ۱۲ آیت کہ ... عطر جو ڈھالا تو یہہ میرے کفن کے لئے کیا ہے۔

ط۔ ان کے پورے ہونے کی بابت دیکھو یوحنا ۱۳ باب ۱۹ آیت اب میں تم سے اِسکے واقع ہونے سے پہلے کہتا ہوں کہ جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ کہ میں ہی ہوں۔

۲۔ پھر مسیح سے پیشتر نبیوں نے مسیح کی موت کی بابت خبر دی تھی دیکھو یشعیاہ ۵۳ باب کل خاصکر ۴-۳ آیات اور ۱۲ آیت غور کرو۔ ہمارے غموں کا بوجھ اُٹھا لیا۔ ہمارے گناہوں کے لئے گھائل کیا گیا۔ ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا... اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے۔ پر خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُس پر لادی۔ وغیرہ اور زکریا ۱۱ باب ۱۲ آیت اور ۱۲ باب ۱۰ آیت اور ۱۳ باب ۷ آیت اور مزمور ۱۶: ۹-۱۱ آیات خوب غور فرمایئے۔

۳۔ مسیح کے وقت ہی میں نبیوں نے پیشینگوئی کی تھی۔ لوقا ۲ باب ۳۵ آیت شمعون نبی نے کہا تلوار تیری جان سے گذر جائیگی۔ اور یوحنا ۱ باب ۲۹ آیت دیکھو یوحنا نبی کہتا ہے دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے۔

۴۔ پھر مسیح نے اپنی تعلیم میں اپنی موت کی بابت بار بار ذکر کیا ہے۔ دیکھو یوحنا ۸ باب ۲۸ آیت۔ یسوع نے انہیں کہا کہ جب تم ابن آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تب تم جانو گے کہ میں ہوں۔ پھر ۱۰ باب ۱۷-۱۸ آیات کہ باپ مجھے اِسلئے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ میں اُسے پھر لوں کوئی شخص اُسے مجھ سے نہیں لیتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ہوں میرا اختیار ہے کہ اُسے دوں اور میرا اختیار ہے کہ اُسے پھر لوں یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا ہے۔



مراسلات

آریہ صاحب کی چیدہ برائی یا الزام

نمبر ۲- آریہ صاحب کی چیدہ برائی یا الزام - جب مسیح خود خدا تھا پھر اُس کی کیوں آزمایش کی گئی انجیل متی ۴ باب معترض صاحب خداوند مسیح کی انسانیت کی آزمایش کی گئی اور یہہ خدا کی تابعداری و فرمانبرداری میں کامل ثابت ہوگئی شیطان کی سب حیلہ سازیاں خداوند نے رد کر دیں وہ ناچار ہو کر خداوند مسیح کو چھوڑ گیا پاک فرشتے خدمت میں حاضر ہو گئے - آریہ صاحب کی حیلہ سازی بھی ختم ہوگئی +

نمبر ۳ - آریہ صاحب کی چیدہ برائی یا الزام - میرا غم کیوں دائمی ہی اور میرا گھاؤ لاعلاج کہ صحت پذیر نہیں - تو میرے لئے سراسر دھوکے کی نہر کا سا ہوگیا اُس پانی کی مانند جو نہیں ٹھہرتا یرمیاہ - ۱۵ - ۱۸ القظ لائیر حسب کے کئی معنے ہیں بائبل مقدس اور دیگر ترجمے میں اس کے معنے دھوکے کے کئے گئے جیسا کہ یرمیاہ - ۱۵ باب ۱۸ آیت کے دوسرے حصے میں یوں بولتا ہی تو میرے لئے سراسر دھوکے کی نہر کا سا ہوگیا معترض صاحب اسکے یہہ معنے چھوڑ کر جھوٹ کو عمل میں لے آیا ہم معترض صاحب کے جھوٹ کو چھوڑ کر آیت کے ترجمے کے معنوں کو عمل میں لائینگے کیونکہ معترض صاحب کے اپنے ترجمے والے معنے آیت مذکورہ سے کوئی نسبت نہیں رکھتے اور نہ اتفاق کہاتے ہیں معترض صاحب فرماتے ہیں کہ اس آیت سے خدا دھوکا دینیوالا یا جھوٹ بولنیوالا ثابت ہے اس آیت کے دوسرے حصے میں چند فقرے بطور تشبیہ بیان کئے گئے جیسا لکھا ہی تو میرے لئے سراسر دھوکے کی نہر کا سا ہوگیا اُس پانی کی مانند جو نہیں ٹھہرتا اس حصے میں ہم کو کوئی فقرہ دھوکا دینے والا نظر نہیں آتا لیکن ایک تشبیہ مثل دھوکے کے پانی کی پائی جاتی ہی اور کیسا پانی نہر کا سا جو ٹھہرنے میں نظر نہیں آتا بلکہ اپنے زور میں یکبارگی چلتا اُس دریا کی مانند جو بوقت زیادتی نہر کے زور کے ساتھ چلتا جو اُس میں گذرے ٹھہرنے نہیں دیتا یہہ خدا کے قہر و غضب سے نسبت ہی جو اسرائیل پر ٹھہرتا نظر آتا تھا دیکھو یرمیاہ ۱۵-۱-۹ تک اور آپ بھی ظالموں کے ہاتھ سے نہایت دکھی تھا اُس کے دل پر کتنی قسم کے دکھ مثل رو و دریا کے گذرتے تھے اپنی قوم بنی اسرائیل کی بابت اور اپنی تکلیفات کی گھبراہٹ میں بھی تھا اسلئے وہ کہتا تو نے مجھے اپنے قہر سے لبریز کر دیا - یرمیاہ - ۱۵ - ۱۷ - ۱۵ تک دیکھو ۱۵ آیت کا پہلا حصہ ہم ناظرین کی خاطر پیش کرتے ہیں اے خداوند تو یہہ جانتا ہی مجھے یاد کر اور میری خبر لے اور میرے ستانیوالوں سے میرا انتقام لے - اسی لئے ۱۸ آیت کے پہلے حصے میں وہ کہتا میرا غم کیوں دائمی اور میرا گھاؤ لاعلاج ہی کیونکہ وہ اپنی قوم کی تباہی اور یروسلم ہیکل کی بربادی کو دیکھ رہا تھا یرمیاہ ۲۹-۴-۱۰-

اول تشبیہ کے ہر جزو پر کوئی زور نہیں دیتا - دویم یرمیاہ اس تشبیہ کو اپنے لئے مخصوص کرتا جیسا اُس نے تو میرے لئے اس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ تشبیہ صرف یرمیاہ کے لئے تھی تاکہ خدا اسکو یروسلم اور بنی اسرائیل کے اوپر جو قہر و غضب پڑنے والا تھا دکھلاوے دوسروں کے ساتھ اسکا کوئی تعلق نہیں۔

سویم یہہ دھوکا یا خطرہ اندیشہ وغیرہ نہر کے چلتے پانی سے نسبت رکھتا نہ آپ سے اور نہ مجھ سے ممکن ہی کہ یہہ مشاہدہ صرف یرمیاہ ہی سے عمل میں آیا ہو یا نہر دریا کے گذرا ہو اور وجوہات مذکورہ بالا سے ثابت ہی کہ اسکو نہایت رنج اور دکھ و غم تھا - پس جب یہہ تشبیہ نہر کے زور والے پانی کے ساتھ ہی جو یرمیاہ کے دل پر خدا کا قہر بڑے زور میں چلتے پانی گذر گیا جس کو اُس نے یروسلیم اور بنی اسرائیل و ہیکل پر آتے دیکھا یرمیاہ ۲۹-۱-۱۰ اور یرمیاہ ۲۶-۱-۹ تک اور اُس قہر شدید سے یروسلم اور اُسکے باشندے برباد گئے تو اس میں جناب کا کچھ دخل سرا نہ میرا - باقی آیندہ +

وصف ایشور آریہ - ۲ - مالک خدا کی

صفت خالقیت کے بعد ہی ہماری نظر ایشور کے اس بھاری گمنو پر پڑتی ہی اگرچہ یہہ ایک عام صفت ہی لیکن تو بھی ہمکو اسکی بابت لکھنا اسلئے ضروری ہوا کہ بعض اوقات ہمارے آریہ بھائی ایشور کی اس صفت سے مادہ کی قدامت کو پایۂ ثبوت پر پہنچاتے ہیں سو ہم نے بہتر جانا کہ ہم اسوقت کچھ مختصر طور پر اسکی بابت بھی تحریر کریں اس امر پر آریوں کا دعویٰ و دلیل یہہ ہی - کہ اگر ایشور مالک ہے تو اُس کی ملکیت کیا ہی کیونکہ بدوں ملکیت کے مالک ہو ہی نہیں سکتا اسواسطے پرکرتی اور جیو ایشور کی ازلی ملکیت ہی اور وہ انکا حقیقی مالک ہی الخ واضح ہو کہ اسی دلیل کے جواب میں ہم کچھ اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ جب ایشور آریہ خالق ہی نہیں تو مالک کس صورت سے ہو سکتا ہی اسلئے کہ ہر دو صفات آپس میں لازم ملزوم بھی ایک کے ٹوٹنے سے دوسری ٹوٹ جاتی ہی اور جب کہ آپ لوگ خدا کو خالق ہی نہیں مانتے تو مالک کس طور سے مان سکتے ہیں - دویم یاد رہے کہ مالک کی ملکیت ہمیشہ تین قسم پر منقسم ہوتی ہی اول وہ ملکیت جو انسان اپنی لیاقت سے پیدا کرتا ہی دویم وہ جو بطور ورثہ کے والدین کی طرف سے ملتی ہی سویم وہ جو فتنہ فساد کے ذریعہ سے قبضہ کے دخل میں لائی جاتی ہی پس اب ہم بڑی عاجزی سے اپنے آریہ صاحبان سے التماس کرتے ہیں کہ وہ تعصب کی عینک کو آنکھوں پر سے اُتار کر ہم کو یہہ بتائیں کہ دیانندی خدا مذکورہ بالا قسموں میں سے کس طریقہ سے مالک ہونے کا حق رکھتا ہی کیونکہ پراکرتی جیو

جو شل خدا آدمی ہیں وہ اُس کی پیدائش سے ہو نہیں سکتے اور نہ ہی خدا کو بطور ورثہ کے وہ کسی کی طرف سے دئے گئے ہیں اور نہ ہی اُسی عادل رحیم خدا نے کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کر کے زبردستی سے اُن کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہو اسوجہ سے کہ خدا جابر اور ظالم نہیں ہو وہ کسی پر زبردستی نہیں کرتا وہ اپنی رحمت سے ہزارہا نعمتیں ہم کو بخشتا ہو اور علاوہ اسکے کمزور پر زبردستی کرنا اُس جلشانہ پر ظلم اور ستم کا دھبہ لگاتا ہو جو عین عقل کے برخلاف ہو۔

راقم - بی - این از وھرم کوٹ

اکیا محمدیوں کے عقیدہ کے بموجب مسیح میں آلہی ذات نہ تھی

- قرآن میں ہمارے خداوند مسیح کے پیدائش کا عجیب مسئلہ صاف صاف الفاظ میں ہو اس طرح پر مرقوم ہو سورۂ آل عمران آیت سہ واللہ اِذْقَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ الخ - ترجمہ جب کہا فرشتوں نے اے مریم اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایک اپنے کلمہ کے جس کا نام مسیح عیسےٰ مریم کا بیٹا رتبے والا دنیا میں اور آخرت میں اور نزدیک والوں میں اور باتیں کرے گا جب ماں کی گود میں ہوگا اور نیک بختوں میں ہے" کیوں جی محمدی صاحبان تبلائے کہ تمہارے قرآن میں خداوند یسوع مسیح کے کنواری سے جس کو صرف خدا کے کلام کا مجسم ہونا ثابت ہو گیا جسکے مفہوم ہوتے ہیں اور اسطرح پر جب سے نیچر قایم ہوئی ہو کوئی پیغمبر یا اور کوئی فرد بشر پیدا ہوا حالانکہ جب دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑائی جاتی ہو تو سوائے مسیح کے اور کوئی نظیر نہیں ملتی پس دنیا میں جب ایک چیز کی نظیر نہ ملے اور نیچر کے برخلاف ہو تو اسکو کیا سمجھنا چاہئے - سوائے اسکے کہ ایک عجیب بھید سے تعبیر کیا جاوے اور کیا ہو سکتا ہو اور وہ بھید جسکا ذکر مسیح کے ظہور دنیا سے بہت پیشتر یشعیاہ نبی کے کتاب، باب ۷ ۱۴ آیت میں اسطرح ہوا ہو۔ "لیکن خداوند آپ تم کو ایک نشان دیگا دیکھو وہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی جسکا نام عمانوئیل (جس کے معنے خدا ہمارے ساتھ) رکھینگے" ایسا ہی یشعیاہ نبی کے ۹ باب ۶ آیت میں مذکور ہو جس سے مسیح کی الوہیت ظاہر ہوتی ہو اب مسیح کو فرد بشر سے بڑھکر رتبہ الوہیت ہوتا ہو یا نہیں اب بھی نظر حق میں پردہ ڈالے بیٹھے رہینگے - اے محمدی صاحبان دل کی آنکھوں کو کھولکر اُس نور کو حاصل کریں اور ہمیشہ کی زندگی کا حصہ لیویں۔

دوئم - مسیح کے مصلوب ہونے کے بارہ میں قرآن میں یوں لکھا ہو کہ "وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ" سورہ نساء شروع سپارہ ۶ - ترجمہ "اور نہ اُسکو مارا اور نہ سولی چڑھایا لیکن اس کی شکل بن گئی اُن کے روبرو" اگرچہ یہ قرین قیاس نہیں اور نہ اس کا ثبوت حواریوں کے کلام میں اور نہ کسی اور ذرایع سے معلوم ہوتا ہو کہ مسیح صلیب نہیں دیا گیا مگر اس سے بھی ہمیں خداوند کی الوہیت کا سبق ملتا ہو یعنے مسیح نے دعویٰ الوہیت ضرور کیا ہوگا جس کے باعث لوگ مسیح کو مصلوب کرنیکے لئے آمادہ ہوگئے کیونکہ مسیح کی تعلیم رحمدلی اور ہر ایک کو سکھ دینیوالی تھی - جیسا کہ انجیل متی ۱۱ باب ۲۸ آیت میں مرقوم ہو کہ "اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دوں گا" ایسا ہی اور جگہ بیان ہوا تو پھر اسے نیک افعال و صادق القول کے برخلاف ایک مجمع کثیر کا بلکہ تمام بنی اسرائیل کا مخالف ہو جانا سوائے اسکے کہ خداوند یسوع مسیح نے دعوٰی الوہیت کیا ہو اور کیا ہو سکتا ہو - زبانی کیا ہی نہیں بلکہ مردوں کو زندہ کیا اور اندھوں کو آنکھیں بخشیں کوڑھیوں کو چنگا کیا - لولوں کو چلنے کی طاقت بخشی لعزر جیسے چار دن کے دبے ہوئے مردہ کا زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ سے صاف ظاہر و آشکار ہو کہ مسیح میں خود الوہیت کا مرتبہ تھا ورنہ اسقدر مخالفت کی کوئی ضرورت نہ پڑتی اور خصوصاً ایسے برگزیدہ کامل انسان سے جو ہوا کو تھما دیتا تھا اور سمندر کے طوفان کو دھمکاتا تھا اور ایسے ایسے کام کرتا تھا جو انسانی طاقت سے باہر ہے باوجود اسقدر طاقت رکھنے کے پھر ہر ایک خدمت کو تیار تھا - دیکھو انجیل متی ۲۰ باب ۲۸ آیت "ابنِ آدم بھی اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتروں کے بدلے فدیہ میں دے"۔

کیوں محمدی مفسران آپ اس آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کا مطلب سمجھے یا نہیں کیونکہ قتل اور صلیب کے روایات سچیوں میں اور اُسوقت کے یہودیوں میں عام تھے اور اناجیل مروجہ میں بالعموم تھیں اور محمد صاحب نے انکے سچے عقیدہ کو دروغ گوئی کا حاشیہ چڑھا کر پلٹنا چاہا لیکن سچ سچ ہی ہو یعنے ایک راست باز قوم یہود بنی اسرائیل جو شریعت کے ایسے پابند تھے اور جن کو ہمیشہ یہی خیال رہتا تھا کہ ہم ہی ہیں جو خدا کی قوم ہونے کے مستحق ہیں پھر ایسی بڑی قوم کا مسیح کے برخلاف ہونا اس بات پر مبنی ہو کہ مسیح نے صرف پیغمبر ہونے کا ہی دعویٰ نہیں کیا بلکہ اپنی الوہیت کا دعویٰ بھی ضرور کیا - کیونکہ انجیل کے مطالعہ سے صاف و آشکار ہو کہ یسوع مسیح نے اپنی آلہی رتبہ کے بابت بہت جگہ ذکر کیا دیکھو یوحنا ۱۰ باب ۳۰ آیت "میں اور باپ ایک ہیں" پھر ایسا ہی یوحنا ۵ باب ۲۲ و ۲۳ آیت میں مرقوم ہو "باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی تاکہ سب جسطرح سے باپ کی عزت کرتے ہیں بیٹے کی عزت کریں" وغیرہ وغیرہ پڑھنے سے ہر ایک معمولی عقل والے کو بھی معلوم ہو سکتا ہو کہ مسیح میں الوہیت تھی اور وہ خداوند عالم تھا مگر محمدی صاحبان انجیل کے مطالعہ کو زہر قاتل سمجھتے ہیں اور قرآن پر ہی اکتفا کئے بیٹھے ہیں حالانکہ اس کے بارہ میں سخت تاکید قرآن میں ہو کہ اگلی کتابوں

پر ایمان لاؤ لیکن ایماں کے معنے محمدیوں کے نزدیک نہیں معلوم کسی لغت میں اگلی کتابوں کو فراموش کرنے کے نکلتے ہیں۔

سوئم۔ مسئلہ کفارہ۔ چونکہ یہ مسئلہ دنیا کے موجود ہونے سے ہی جاری ہے اور کئی طریق پر بیان ہوا ہے۔ اول قابیل کی نذر گذراننا اپنے گناہوں کا فدیہ یا خداوند تعالےٰ سے رشتہ عبودیت کا مستحکم کرنا۔ دوسرا طریقہ حضرت ابراہیم کا اپنے بیٹے کو قربان گاہ میں لیجا کر آزمائے جانے کا چونکہ حضرت اسحٰق صرف انسان تھے اور اُن میں کوئی جزو الوہیت کا نہ تھا اسلئے غیب سے ایک جانور کا قربانی کے لئے ظاہر ہونا اور حضرت اسحٰق کا مخلصی پانا جس کے سلسلہ میں خداوند یسوع مسیح کا ظہور ہوا اور سارے جہان کے لئے فدیہ ٹھہرا جسکا ذکر انجیل یوحنا ۳ باب ۱۰ آیت میں اس طرح ہے کہ "محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوئے" اور کفارہ کا خیال ہر ایک قوم میں رہا اور اب تک ہے اول تو محمدیوں میں رواج حضرت ابراہیم اب تک جاری ہے۔ دوسرے محمدیوں کے فرقہ شیعہ میں عام رواج ہے اور اُن کے مفہوم میں یہ سمایا ہوا ہے کہ امام حسین ہمارے لئے کفارہ ہوئے اور ہم اماموں کی شہادت کی وجہ سے جنت میں جاوینگے اور ہندوستان کے عام محمدی رواج کے مطابق محرم کے ایام میں اماموں کی شہادت کا تذکرہ سن کر آنسو بہانا اور گریہ و زاری کرنی جنت کا مول لینا ہے۔ ایسا ہی اور قوموں میں فدیہ کے طریقہ ہیں گویہ ہر ایک قوم کا علیحدہ علیحدہ طریقہ جاری ہے مگر مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے خداوند یسوع مسیح کے کفارہ کے باقی کفارہ ناکافی اور ناتمام ہیں کیونکہ ہمارے مسیح ہی میں یہہ طاقت تھی کہ وہ کامل انسان اور کامل خدا تھا۔ اسلئے بدرجہ اولےٰ ہم مسیحیوں کو ہی فخر حاصل ہے کہ کافی وسیلہ نجات رکھتے ہیں جسکا ذکر اناجیل مروجہ میں حواریان کی معرفت بار بار اور پولوس رسول کی معرفت خاص آیا ہے دیکھو گلیتیوں کا ۴ باب ۴ و ۵ آیت "جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ عورت سے پیدا ہو کر شریعت کے تابع ہوا تاکہ وہ اُن کو جو شریعت کے تابع ہیں مول لے اور ہم لےپالک ہونے کا درجہ پاویں" پر ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ذکر فلپیوں کے ۲ باب ۹-۱۱ آیت میں اس طرح مرقوم ہوا ہے "اسواسطے خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُس کو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کے نام پر کیا آسمانی کیا زمینی اور کیا زمین کے تلے میں ہر ایک گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہوئے" پھر خداوند یسوع مسیح عام لوگوں کی نجات کے لئے دعوت دیتا ہے جس کی مرضی ہو وہ مفت نجات حاصل کرے اور ہمیشہ کے جہنم سے بچے۔ دیکھو انجیل مرقس ۱۶ باب ۱۵ اور ۱۶ آیت "تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو کوئی ایمان لاتا ہے اور بپتسما پاتا ہے نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم کیا جاویگا" ایسا ہی اعمال ۴ باب ۱۲ آیت میں مرقوم ہے "اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پاسکیں"

پس اے محمدی صاحبان بہت جلد مفت نجات حاصل کریں ورنہ سوائے پچھتانے کے اور کیا ہو سکتا ہے کیونکہ بقول قرآن کے خدا کے دیکھو سورہ سجدہ رکوع ۱۵ شروع "اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر جی کو سوجھ اُس کے راہ کی لیکن ٹھیک پڑی بات یہہ ہی کہ مجھ کو بھرنے ہیں دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے۔"

اس قرآنی تعلیم کے بموجب دوزخ کا اندیشہ نہیں۔ کیونکہ قرآنی خدا اپنی بات کو پورا کرنے کے لئے خواہ مخواہ محمدیوں کو دوزخ میں بھرتی کریگا۔ پس اے محمدی بھائیو دونوں راستہ آپ کے سامنے ہیں جس کو مرضی ہو قبول کریں۔ آپ کا خادم۔ بالسلام

مستنبل احمد مولوی ڈپوری نمبر حلقہ دھورکوٹ دوشیرن لودیانہ پنجاب ہند

حیات پنڈت جگناتھ

پیارے ناظرین! آج آپ ایسے زندہ دل نوجوان کی سوانح عمری پڑھینگے کہ دل باغ باغ ہو جائینگے۔ اور سچے مسیحی کی ایذا رسانیوں کو پڑھ پڑھ کے اٹھ اٹھ آنسو بہانے لگوگے۔

وسط ہند ریاست گوالیار پرگنہ اٹیر موضع بڈہ پوری میں پنڈت سیدھالعل دیکھت معافیدار و رئیس اپنے وھڑسے کا ایسا تھا کہ قنوجیا برہمنوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا قرب و جوار کے لوگ مارے دبدبہ کے پانی مانگتے تھے۔ اُس معبود حقیقی نے تین فرزند ہونہار دے تھے سب سے بڑے کا نام پنڈت جگناتھ تھا یہہ نونہال متی پوس سدی اشٹمی سمت ۱۹۲۰ بکرمی کو پیدا ہوا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ "ہونہار برواکے چکنے چکنے پات" اوائل عمر سے جگناتھ سنسکرت سیکھنے میں اور مذہبی فرائض کی ادائیگی میں شب و روز مشغول رہتا تھا۔ جب بارہ برس کا سن ہوا اُسوقت پنڈت للوسنگھ چودھری پوجاری راجہ صاحب شہر بھنڈ کی دختر نیک اختر کے ساتھ شادی ہوئی۔ اسوقت والدین کو خیال پیدا ہوا کہ بادشاہ وقت کی زبان پڑھانا لازمی ہے۔ پس بایں خیال بھولے تعلیم اپنے فرزند جگر بند کو پسوفرمائی سکول اٹاوہ میں داخل کرا دیا۔ ایک عرصہ تک تعلیم پاتے پاتے ۱۵ دسمبر ۱۸۸۰ء کو شام کے وقت برائے تفریح طبع گندری بازار تک گیا۔ یہاں جناب پادری ٹامس ٹریسی صاحب گرجا گھر پر اُس آیت پر وعظ کر رہے تھے کہ "جسطرح موسےٰ نے بیابان میں سانپ کو بلندی پر اوٹھایا اُس طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اوٹھایا جاوے" وغیرہ۔ یہہ وقت

پنڈت جگناتھ کی ہٹاہٹ کا تھا۔ پادری صاحب کے وعظ کے کلمات مانند تیر کاری کے لگے۔ گویا روحانی بپتسمہ اسی روز ہو گیا۔ یہہ چلبلا بچہ ایک گیسری پرشاد کے یہاں ہر شب کو خاموشی کے وقت آتا جاتا رہا۔ مگر خداوند کی محبت نے اُسے خاموش نہ رہنے دیا علانیہ مسیح مصلوب کی نسبت اپنے خیالات کا اظہار کیا تب اٹاوہ سے پنڈت سیدہ لعل اپنے سعادت مند بیٹے کو اپنے وطن لے گئے۔ اور پنڈت جگناتھ کا نکاح کرا دیا ادھر اُدھر پنڈتوں کو بلوا کے وید۔ شاستر۔ پوران کی باتیں سنوائیں لیکن پیارے جگناتھ کے سن نہ جائیں۔ یہہ ہونہار بچہ اٹاوہ کے مسیحیوں کے ساتھ خط و کتابت کرتا رہا اور اپنے لواحقین اور قنوجیا برہمنو سے خایف ہو کے چٹھی رساں کو ہدایت کر دی کہ جس لفافہ پر اٹاوہ کی مہر ہوا کرے اُسے چپکے مجھے ڈلیور کر دیا کرو ہمیں فی چٹھی ایک روپیہ دیا کرونگا۔ غرضیکہ کامل نو ماہ تک اسی طرح خفیہ طور پر مسیحیوں سے خط و کتابت ہوتی رہی۔ ایک روز جگناتھ نے چترساری پر اپنی اہلیہ سے کہا کہ دیکھو میرا ارادہ عیسائی ہونیکا ہے تمہاری کیا صلاح ہے اس ظالمہ نے یہہ راز فاش کر دیا اور اپنی ساس سے کہدیا۔ پھر کیا پوچھنے پنڈت جگناتھ کے والد نے خنجر ہاتھ میں لے کے اپنے فرزند ارجمند سے پوچھا کہ پیارے جگناتھ کیا واقعی تم عیسائی ہو گئے ہو یہہ زندہ دل بولا کہ پتا جی دل سے تو عیسائی ہو چکا باقی ظاہری اصطباغ رہا ہے۔ اتنی بات سنتے کے ساتھ ہی پنڈت سیدہا لعل اپنے مذہبی جوش جنون میں آ کے چاہا کہ جگناتھ کا کام ختم کرے۔ چمکتی تلوار کی دہار کو دیکھنے کے ساتھ ہی جگناتھ نے خداوند سے دعا کی کہ اے میرے شفیع اسوقت مجھے استیفان کی طرح ایمان میں مضبوطی دے۔ اتنے میں ایک شخص نے جگناتھ کے والد سے تلوار چھین لی۔ بچہ نے مصلحتاً اس روز سے علانیہ مسیح کا نام لینا ترک کر دیا۔ مگر روحانی طرح پر روز خداوند میں بڑھتا گیا۔ ایک روز ایک مختارنامہ کے وکالت نامہ تصدیق کرانیکی غرض سے اٹاوہ آیا اور پادری

ٹریسی صاحب نے اپنے سینہ سے لگایا۔ یہہ روز مبارک ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء کل مسیحی جماعت کی موجودگی میں بدست جناب پادری ٹامس ٹریسی صاحب باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ پایا۔ یہہ خبر آناً فاناً تمام شہر میں پھیل گئی شام کی عبادت کے وقت گرجا گھر کی ہر چہار جانب اہل ہنود اور اہل ہنود اور اہل اسلام کا ہجوم تھا اسوقت احتمال واردات کا تھا۔ یہہ حالات بذریعہ ضروری ہرکارہ پنڈت سیدہ لعل کے پاس پہنچے۔ ایکدم قنوجیا برہمنوں کے گھروں میں کہرام مچ گیا جگناتھ کی والدہ غش کھا کے گر پڑی کئی روز تک ان لوگوں میں چولہا نہ جلا ان کے رنج و الم سے بڈہ پوری کی تمام رعیت ماتمی لباس پہنے تھی۔ جگناتھ کے والد بموجودگی دیسی مسیحیوں کے پادری ٹریسی صاحب سے ملتجی ہوئے کہ حضور میرا بیٹا ایکبار مجھے دکھلا دیجئے۔ صاحب نے جگناتھ کو بلا کے سامنے کھڑا کیا اور آبدیدہ ہو کے بولے کہ دیکھت جی آپ کیوں روتے ہیں میرا دل ٹوٹتا ہے جسمانی طور سے یہہ بیٹا آپکا ہے اور روحانی طور پر میرا دھرم بیٹا ہے۔ بچہ کی دینی و دنیوی بہتری کی ہمیشہ کوشش کی جائیگی آپ اپنے لواحقین کو جا کے تسلی دیجئے۔ پنڈت سیدہا لعل نے جگناتھ کو گلے سے لگا کے کہا کہ بیٹا اُس جسم کا بیر خوب نبایا۔ اب پادری صاحب کی فرمانبرداری سے نہ چوکنا۔ یوں کہکے پنڈت سیدہا لعل تو اپنے وطن کو گئے۔ اور جگناتھ کے کاہن لات شیام لعل دیکھت جو کوہ بہن شمار کئے جاتے تھے ایک ہجوم آریہ سماجیوں کا لے کے اٹاوہ سٹیشن پر آ دھمکے۔ (اسی روز پادری صاحب جگناتھ کو سہارنپور لئے جا رہے تھے۔) یکایک ریلوے سٹیشن پر پادری صاحب کی گاڑی پر دیانندیوں اور ہندوؤں کی لاٹھیاں پڑنے لگیں پادری صاحب نے پکارنا شروع کیا۔ مدد۔ مدد۔ اس وقت جگناتھ کو ایک طرف ہندو کھینچ رہے تھے ایک جانب عیسائی لوگ۔ غرضیکہ عیسائیوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور کھینچ کھانچ جگناتھ کو پلیٹ فارم پر ڈالا۔ باقی آیندہ

واقعات اور سائنس

جاپان کو قدرت نے ایک نیا جزیرہ دیا

۱۴ نومبر کو جزیرہ "آئی" واقع جنوب جاپان میں بڑے زور سے گرج کی آواز سنائی دی۔ اس کے پندرہ روز بعد جزیرہ "آئی" کے تین میل جانب جنوب سمندر سے سیاہ و سفید دھواں اُٹھتا نظر آیا۔ سیدھے سادے باشندے اِن اسرار قدرت کو کیا سمجھتے انہوں نے خیال کیا کہ اس طرف کوئی بڑا جہاز آیا ہو گا لیکن دھواں روز بروز بڑھتا گیا اور یہہ کیفیت پیدا ہو گئی۔ گویا سمندر میں آگ لگ گئی۔ ۵ دسمبر کو دھوکسی قدر فرو ہوا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا جزیرہ نمودار ہوا تین روز بعد جو دیکھا تو وہاں تین جزیرے ہو گئے پھر تو ان لوگوں کو سخت حیرانی ہوئی اور سب اپنے اپنے کام چھوڑ کر تماشائے نظرت کے نظارے کے لئے ساحل پر جمع ہوئے۔ خیر دیکھ بھال کر رائے قایم ہوئی کہ کوہ آتش فشاں کا خروج ہوا ہے۔ ۱۸ دسمبر کو ایک بڑا جزیرہ پانی سے اُبھرا ہوا نظر آیا اور ۲۸ دسمبر تک اُس نے کہیں بلند اور کہیں پست ہو کر ایک ڈھالو میدان کی صورت اختیار کر لی۔ ۱۰ جنوری تک اُس کی صورت پھر بدلی اور اب یہہ مغرب کی طرف سے بلند ہو گیا مگر دھواں برابر قایم ہے اس وقت جزیرہ "آئی" کے باشندوں نے بیم و ہراس کی حالت میں ایک کمیٹی کی اور اُن میں سے دس آدمیوں نے اس اسرار کو دریافت کرنے کا بیڑا اٹھایا اور کشتیوں میں بیٹھ بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔ یکم فروری کو اس جدید جزیرے تک پہنچکر دیکھا تو اُسے پونے تین میل ($2\frac{3}{4}$) کے محیط میں اور ۴۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند پایا۔ اس دریافت کی اطلاع جزیرہ کے گورنر کو دی گئی۔ اور اُس نے اسکا نام "نیو شیما" رکھا +

زلزلہ سے بچنے کی ترکیب۔ جہاں کہیں زلزلہ کا اندیشہ اور خوف ہو۔ ایک ٹکڑا مقناطیس کا ڈوری وغیرہ سے باندھ کر کھونٹی سے لٹکا دیں۔ اور



اس کے ساتھ ایک لوہے کا ٹکڑہ لگادیں جو ٹکڑے کو مقناطیس کھینچ لیگا۔ اس کے نیچے ایک کانسی کا برتن رکھدیں جب زمین میں زلزلہ کا مادہ بھڑکے گا۔ تو زلزلہ آنے سے آدھ گھنٹہ پیشتر لوہے کا ٹکڑا مقناطیس سے چھوٹ کر کانسی کے برتن میں جاگریگا۔ جس سے گھر والوں کو الارم ہوجائیگا کہ آدھ گھنٹہ میں زلزلہ آنیوالا ہے۔ علم طبیعات کے رُو سے یہہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ زلزلہ کی حرکت سے قریب آدھ گھنٹہ پیشتر مقناطیس کی طاقت بالکل زائل ہوجاتی ہے۔ ہمارے خیال میں وہ لوگ جو اور کسی طرح زلزلہ کی طرف سے مطمئین نہیں ہوسکتے۔ اس تدبیر سے اپنے بچاؤ اور بے فکری کا پُورا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں +

پنجاب میں تعلیم نسواں۔ ۸ مئی کو لاہور میں ایک کانفرنس بدیں غرض منعقد ہوئی کہ مسئلہ تعلیم نسواں کے متعلق سوالات پر غور کیا جاوے۔ اس کانفرنس کے میر مجلس ڈائرکٹر صاحب سرشتہ تعلیم ہونگے۔ قریباً ہر ایک فرقہ اور درجہ کے اصحاب اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ ممبروں کی جو فہرست شایع ہوئی ہے اسکو دیکھکر ہر شخص اپنا اطمینان کر سکتا ہے۔ تمام مسائل متعلق تعلیم نسواں سوالات کی حیثیت میں پیش کئے گئے ہیں جو شمار میں ۱۶ ہیں اور حسب ذیل درج ہیں۔

(۱) مفصلات میں معائنہ کا کیا انتظام کیا جاوے۔

(۲) کیا تمام صوبہ میں درسی سال یکساں ہونا چاہئے۔

(۳) مضامین میں کیا تغیرات ضروری ہیں (۴) لڑکیوں کی خاطر مناسب نصاب کس طرح تیار کئے جاویں (۵) کیا لڑکیوں کے اسکول میں کبھی کبھی آنے والے طلبا کو داخل کرنا مناسب ہوگا (۶) کیا کسی اینگلو ورنیکلر کریکولم کا انتظام کیا جاوے (۷) گھر پر تعلیم ہونے کے کلاس کے معاملہ کو کیونکر ترقی دیجاوے۔ (۸) کیا ہندوستانی عیسائی لڑکیوں کو یورپین اسکول کے امتحانات کی تیاری کیلئے حوصلہ افزائی کی جاوے۔ (۹) کیا نیچی ذات کے دیہاتی عیسائیوں کی تعلیم کی خاطر خاص نصاب تعلیم و گرینٹ ان ایڈ کے قواعد تیار کئے جاویں (۱۰) رومن اور اردو اور رومن پنجابی کس حد تک مروج کیجاوے (۱۱) وظائف دینے کے متعلق کیا تغیرات عمل میں آنے تک ضروری ہیں۔

(۱۲) گرنٹ ان ایڈ کے قواعد میں کیا تغیر ہونا چاہئے۔

(۱۳) توسیع تعلیم نسواں کے متعلق مقامی جلسوں یا مذہبی وغیرانی جماعتوں کی حوصلہ افزائی کیونکر ہونی چاہئے (۱۴) اُستانیوں کا مزید شمار کیونکر بہم ہوسکتا ہے (۱۵) لڑکیوں کی خاطر سرکاری اسکول کہاں قایم کیجاویں اور کس طرح (۱۶) پنجاب میں تعلیم نسواں کی ترقی کے خاطر اور کون تدابیر اختیار کرنی چاہئیں +

میونسپل بورڈ سکول ہوشیارپور کے اُنیس میں سے گیارہ۔ اینگلو سنسکرت سکول کے ستائیس میں سے چودہ اور سناتن دھرم سبھا سکول کے سترہ میں سے چار۔ سردار بہادر امیر چند ہائی سکول بجواڑہ کے چوبیس میں سے نو پاس ہوئے۔ اور جالندھر کے میونسپل بورڈ سکول کے اُنتیس میں سے نو پاس ہوئے۔ اور جالندھر کے میونسپل بورڈ سکول کے اُنتیس میں سے اٹھارہ۔ مشن سکول کے چوالیس میں سے چھ۔ اور اینگلو سنسکرت کے تینتیس میں سے بیس۔ سناتن دھرم سبھا کے چالیس میں سے پانچ۔ اور دوآبہ ہائی سکول کے چھبیس میں سے بیس کامیاب رہے۔ اس لحاظ سے دوآبہ ہائی سکول جالندھر دوآبہ بھر میں اوّل رہا جبکہ گورنمنٹ سکول کے سٹاف اور منتظمان کو ہے۔ جالندھر اور ہوشیارپور دو نو جگہ کے سناتن دھرم سبھا سکولوں کا نتیجہ سب سے نکما رہا۔

سزائے موت کا انوکھا دستور ملک بلجیم میں کسی مجرم کو جو قابل پھانسی ہو سزائے موت ہوا کے گلے میں پھانسی کی رسی ڈالکر اسے سزائے کبھی کر دیا کو نہیں پہنچایا جاتا ہے بلکہ اُسکے وجود کے نظر آنیکی پھر امید باقی نہ رہے۔ بلکہ ایک طرح پر اسکی جسم کو نقش بنایا جاتا ہے۔ یعنیکہ جلاد ایک تختہ کا غذ پر اسکا نام مع فتوے کے لکھکر گذرگاہ عام میں ایک ستون پر جو کہ اسی مطلب کیلئے استادہ کیا جاتا ہے۔ لگا دیتا ہے۔ تاکہ جو کوئی وہاں سے گذرے اسپر نظر ڈالے اور اس سے عبرت حاصل کرے۔ کہ وہ شخص قانون کی نظر میں مردہ تصور کیا گیا ہے۔ اور یہی اُسکی سزا ہے (نیرچارک؟)

وکیل اور زمیندار کا قصہ

کسی گاؤں میں ایک سادہ لوح و غریب زمیندار نارڈو نامی رہا کرتا تھا ایک دن اُسکو شہر جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ ایک مشہور وکیل سے ملا۔ اور پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ زمیندار تو رات دن بیلوں کی طرح محنت کرتے ہیں اور پھر بھی تنگحال ہیں۔ آپ لوگ صرف چند گھنٹے کام کرتے ہیں اور خوب عیش و عشرت سے گذران کرتے ہیں۔ وکیل نے اپنی فیس لیکر ایک بند لفافہ نارڈو صاحب کے حوالہ کیا۔ گھر میں آن کر شام کے وقت زمیندار نے لفافہ کھولا۔ تو لکھا تھا مسٹر نارڈو جو کام آج کر سکتے ہو۔ اُس کو کل پر مت ڈالو +

زمیندار کا ہزاروں من چارہ باہر کھیت میں پڑا تھا فوراً اُس کو گھر لاکر مکان کے اندر رکھوا دیا۔ رات کو طوفان اور بارش موسلادھار ہوئی جن لوگوں کا چارہ باہر تھا سب بہہ گیا۔ اگلے دن سارے گاؤں میں صرف نارڈو ہی ہشاش بشاش تھا۔ طاعون کا طوفان بارش کے طوفان سے بھی خوفناک ہے۔ اور لوگ طاعون کی دوائی قبل از وقت گھر میں موجود رکھتے ہیں۔ وہی نارڈو کی طرح خوش و خورم و بے فکر رہ سکتے ہیں۔ ہمنے کبھی نہیں سُنا کہ کسی مریض نے ہماری دوا کا استعمال کیا ہو۔ اور وہ راضی نہ ہوا ہو۔ یا کسی تندرست آدمی نے اسکا تھوڑا تھوڑا استعمال کیا ہو اور وہ پلیگ کا شکار ہوا ہو۔ ۱۔ دوائی طاعون ہزارہا جانیں بچا چکی ہے۔ قیمت دو روپیہ فی شیشی ہے۔ ۲ خضاب۔ مثل تیل پھولیل کے لگایا جاتا ہے۔ بالوں کو ریشم جیسے نرم رکھتا ہے۔ سفید بالوں کو سیاہ عنبور کرکے اصلی رنگت دیتا ہے قیمت دو روپے۔ ۳۔ روغن رگولیاں۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ اگر سفید ہوگئے ہوں۔ تو بھی آہستہ آہستہ سیاہ ہوجاتے ہیں۔ قیمت دو روپے۔ ۴۔ گلگونہ چہرہ سے جھریاں چھائیاں سیاہ داغ و کیل دور کرتا ہے۔ اور چہرہ کو خوب صورت و بارونق رکھتا ہے قیمت عہ روپیہ +۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار خط و کتابت کا پتہ :- ڈاکٹر گنیشر سنگھ ایم۔ اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روضتہ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۸ر درجل کی نظم ہنیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اسکی بربادی اور انیئیڈ کے سفر و مصائب کے حالات مع سوانح عمری درجل ۸ر الیڈ اور اڈسے کا قصہ - جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۸ر تاریخ بائبل مصنفہ ڈاکٹر بلیکی جسمیں یہود اور جن قوموں کا اس میں ذکر آیا ہے تاریخی حالات میں ۵۰ صفحہ عہ الہام بائبل مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ر یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و خلاق شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے - جو خداوند مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۸ر الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۸ر سکندر اعظم کی سوانح عمری ۸ر میرے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال تصویردار سورج چاند ستارے علم ہیئت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جس میں اسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ر تاریخ یونان اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں - قیمت زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں اُن کا ذکر ہے قیمت ۱ر حیات المسیح یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۱ر معذرت نامہ سقراط جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے - قیمت ۸ر +

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اسبات پر چلکتانہ شہادت ہے - ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اسوقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر پنشن نہیں دیتا ہے اس میں چندہ کا ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے - جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں -

المشتہر

پادری اوالٹرجے کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

ضرورت

مڈل سکول کے لئے ایک تجربہ کار ہیڈ ماسٹر اور ایک تھرڈ ماسٹر کی ضرورت ہے - صرف مسیحی طبیعت والے مسیحی ہی درخواست کریں +

پادری جو ولیو - وی - کے - تھرنبر - سی ایم ایس آگرہ

اعتذار - ہمارے پاس ایک دو خط اور مضمون اس قسم کے آئے ہیں جن سے باہمی مخالفت اور عناد کی بو آتی ہے - اور شخصی حملوں کے رنگ میں ہیں - جن سے ناظرین نور افشاں کے دل مکدر اور باہمی نفاق یا کشمکش کا اندیشہ ہے لہذا ہم اسکو طبع نہیں کرنا چاہتے - معاف فرمادیں - اگر واپس منگوانا ہو تو آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں ایڈیٹر

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عا
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عا " ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عا	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	مہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطری کالم ۸ر بعد کے لئے ۲ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۱ر
" " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۸ر

اشتہار

چھاپ نویسی - اختصار نویسی - بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں

پرنسپل سی - ایچ ہائی سکول لودیانہ

پادری ای ایم - ویری صاحب ڈی - ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +